



## صحت ایک امانت ہے

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين،  
 أمّا بعد: فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم.  
 حضور پر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود  
 وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
 وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

## صحت عظیم نعمت ہے

عزیزانِ محترم! صحت قدرت کا انمول تحفہ و عظیم دولت ہے، اللہ تعالیٰ نے  
 انسان کو جسمانی اعضاء ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ بے شمار نعمتیں عطا کیں ہیں،  
 جنہیں ہم شمار کرنا چاہیں تب بھی شمار نہیں کر سکتے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنْ  
 تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا﴾<sup>(۱)</sup> "اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے"، انہی اُن  
 گنت نعمتوں میں سے صحت و تندرستی بھی ایک عظیم نعمت اور اللہ تعالیٰ کی امانت ہے،  
 اعضاءِ جسمانی اور صحت کو غلط و گناہ کے کاموں میں استعمال کرنا امانت میں  
 خیانت، جبکہ ان کا صحیح استعمال امانتداری ہے۔

## صحت اور تعلیماتِ نبوی

حضراتِ گرامی قدر! انسان کے پاس گھر، گاڑی، بیک بیلنس، عیش و آرام، الغرض دنیا کی ہر نعمت ہو، لیکن اگر اُس کے پاس صحت نہ ہو، تو اس کے حق میں سب کچھ بے کار ہے؛ کہ یہ سب چیزیں صحت سے بڑھ کر نہیں، صحت اچھی ہے تو سب اچھا ہے، نماز، روزہ، حج، رزقِ حلال کے لیے بھاگ دوڑ، تجارت، کاشتکاری اور دیگر تمام اُمور سلامتی صحت کے ساتھ ہی احسن انداز سے انجام پاتے ہیں، صحت خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، جبکہ ذہنی و جسمانی طور پر کمزور و بیمار آدمی ان تمام سعادتوں اور نیک اعمال سے کامل طور پر مستفید نہیں ہو سکتا ہے، بیماریوں، رنج و غم سے نجات پا کر صحت و عافیت کی نعمت دنیا میں بہت بڑی سعادت تندی و کامیابی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافٍ فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ، فَكَأَنَّهَا حِيْرَتٌ لَهُ الدُّنْيَا»<sup>(۱)</sup> "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اُس کا دل مطمئن اور جسم تندرست ہو، اس کے پاس ایک دن کے گزر بسر کا سامان ہو، وہ گویا ایسا ہے جیسے اُس کے لیے دنیا کی ساری نعمتیں جمع کر دی گئی ہوں"۔

عزیزانِ گرامی! سرکارِ دوعالم ﷺ اکثر صحت و عافیت کی دعا کیا کرتے، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ کثرت سے

(۱) "جامع الترمذی" أبواب الزهد، ر: ۲۳۴۶، ص ۵۳۶۔

یہ دعا کیا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ وَالْعَافِيَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ»<sup>(۱)</sup>  
 "اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عافیت اور اچھے اخلاق کا طلبگار ہوں"، لہذا ہمیں بھی  
 صحت و عافیت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔

حضرت سیدنا معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ  
 حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا، کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت کے بعد پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر روئے اور  
 فرمایا: «سَلُّوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ؛ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنْ  
 الْعَافِيَةِ»<sup>(۲)</sup> "اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگا کرو؛ کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ  
 کر کوئی چیز نہیں"، لہذا ہمیں بھی اپنی صحت کا بے حد خیال رکھنا ہے۔

### حفظ صحت کے طریقے

محترم بھائیو! اچھی صحت کا دار و مدار ہمارے روزمرہ کے معمولات پر بھی  
 ہوتا ہے، ہم اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی سے اچھے نتائج حاصل کر سکتے ہیں، صحت  
 و عافیت جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کے لیے بھی ہمارے دین اسلام نے کچھ آداب  
 سکھائے ہیں، جنہیں اپنا کر ہم صحت و تندرستی حاصل کرتے ہوئے بے شمار امراض  
 سے محفوظ رہ سکتے ہیں، جن میں غسل، وضو، مسواک، کُلی، ناک میں پانی ڈالنے، صاف  
 ستھر لباس، کھانے پینے، بدن، گھر، رہن سہن اور کام کاج وغیرہ میں اعتدال

(۱) "مکارم الأخلاق" للخرائطي، ر: ۸، ۱ / ۱۰.

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ۳۵۵۸، ص ۸۱۱.

و مناسب حفاظتی اقدامات داخل ہیں۔

مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اَعْتَنِمَ حَمْسًا قَبْلَ حَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»<sup>(۱)</sup> "پانچ ۵ کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو تنگدستی سے پہلے، اپنی فُرصت کو مصروفیت سے پہلے، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو"۔

عزیزانِ مَن! تندرستی ہزار نعمت ہے، اگر انسان صحتمند و توانا ہو تو ہر مشکل سے مشکل کام کی بھی ہمت رکھتا ہے، دینی و دنیاوی سارے کام احسن انداز میں انجام دے سکتا ہے، صحتمند رہنے کے لیے روزانہ تھوڑی بہت ورزش، متوازن غذا کا استعمال کرنا چاہیے، ضرورت سے زیادہ مقدار میں کھانے، زیادہ روغنی غذاؤں اور نقصان دہ اشیاء سے پرہیز بھی ضروری ہے، کھانے میں احتیاط برتنے، کھانے کے برتن صاف ستھرے رکھنے، کوئی چیز کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے سے بیماریوں سے بھی نجات ملتی ہے، کھانا بھوک لگنے پر مناسب مقدار میں کھانا چاہیے، پناہ بھوک کھانا بھی اکثر فائدہ سے خالی ہوا کرتا ہے۔

کھانے پینے کی احتیاطوں پر عمل کر کے اچھی صحت کے حصول کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، دعوتوں، شادی بیاہ اور دیگر محافل و تقریبات ہماری زندگی کا ایک حصہ ہیں،

(۱) "شعب الإیمان" باب فی الزهد وقصر الأمل، ر: ۱۰۲۴۸، ۷/۳۳۱۹۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ سب اُمور ہماری صحت کی خرابی کا باعث بھی بنتے ہیں، کہ ان محافل میں مرغن کھانے، کیک، اور مٹھائیوں کی بھرمار ہوتی ہے، ان سے بچنا ضروری ہے، عام طور پر ان محافل میں ہم تمام احتیاطوں کو پس پشت ڈال کر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں، جس کی سبب گزشتہ ایام میں کی گئی احتیاط بھی اپنا اثر کھودیتی ہے، لہذا ایسی جگہوں پر کم سے کم کھانے پر اکتفاء کیا جائے، اسی طرح سہولت و آرام پسندی اور اکثر وقت بیٹھے رہنے سے بھی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے، ان تمام آفات سے بچنے کے لیے مناسب اقدامات ضروری ہیں، جن میں صاف ہوا، شفاف و میٹھاپانی، صاف ستھرے لباس کا اہتمام، موسم کے اعتبار سے حفاظتی اقدامات کا اہتمام، کھلی فضا میں رہنے اور مناسب ورزش وغیرہ کرتے رہنے سے صحت سلامت رہتی ہے، اور جہاں ان اُمور میں خلل آتا ہے صحت بگڑنا شروع ہو جاتی ہے۔

اچھی صحت سے زندگی خوشگوار رہتی ہے، طہارت و پاکیزگی، صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا اچھی صحت کے لیے بے حد ضروری ہے، صاف ستھرا رہنے والوں کو خالق کائنات ﷻ نے اپنا محبوب قرار دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ النَّوَافِلَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾<sup>(۱)</sup> "یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا اور ستھرے لوگوں کو دوست رکھتا ہے"۔ سرورِ کونین ﷺ نے صفائی کو ایمان کا حصہ قرار دیا، حضرت سیدنا ابوماک اشعری رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، مصطفیٰ جان

(۱) پ ۲، البقرة: ۲۲۲۔

رحمت ﷺ نے فرمایا: «الطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ»<sup>(۱)</sup> "طہارت ایمان کا حصہ ہے"۔

عزیز دوستو! ظاہری صحت کے ساتھ ساتھ باطنی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، باطن کو بدگمانی، حسد، بغض و کینہ، بُرے خیالات و احساسات سے پاک و صاف کرنا بھی بہت ضروری ہے؛ کہ گناہ باطنی صحت کی خرابی و بیماری، اخلاقی معیار و کردار کے گرنے اور دل کی سیاہی کا سبب ہیں، اللہ تعالیٰ نے باطنی پاکیزگی کو کامیابی کی ضمانت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّهَا ۗ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا﴾<sup>(۲)</sup> "یقیناً جس نے اپنے نفس (باطن) کو ستھر کر لیا وہ مراد کو پہنچا، اور جس نے اسے معصیت میں چھپایا وہ نامراد ہوا"۔ لہذا صحت کی حفاظت کے لیے ہمیں اپنی سوچ و فکر کو بھی پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرنی ہے؛ کیونکہ ان باطنی بیماریوں کے بُرے اثرات ظاہری جسمانی صحت کو بھی بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔

### بیماری پر صبر کا اجر و ثواب

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! بندہ مؤمن پر جو تکلیف آتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان و آزمائش بھی ہوتی ہے، بیماری و مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ کی رضا پر راضی رہنا، گناہوں کی مُعافی اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشُّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا

(۱) "صحیح مسلم" كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الوُضُوءِ، ر: ۵۳۴، ص ۱۱۴۔

(۲) پ ۳۰، الشمس: ۹، ۱۰۔

كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ»<sup>(۱)</sup> "مؤمن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اگر اُسے کائنات بھی چُجھ جائے، تو اللہ تعالیٰ اُس مصیبت پر صبر کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، یا اُس کی ایک بُرائی مٹا دیتا ہے۔" اور صابروں کو صبر کا اجر بے حساب عطا کیا جائے گا، فرمانِ الہی ہے:

﴿إِنَّمَا يُوقِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾<sup>(۲)</sup> "یقیناً صابروں کو ہی اُن کا اجر و ثواب بھر پور بے گنتی دیا جائے گا۔" لہذا ہمیں واویلا اور ناشکری کے بجائے صبر و شکر کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

### اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

برادرانِ اسلام! اگر صحت خراب ہو، بیماری یا کوئی اور مصیبت و پریشانی آجائے، تو ناشکری اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کے بجائے صبر و شکر اور حُسنِ ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے؛ کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ بندے کی غلطی، کوتاہی اور گناہوں کو معاف کر کے اُس کے درجات بلند فرماتا ہے، اچھا گمان رکھنا اہل ایمان و صالحین کی بہترین صفت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللَّهَ يَرْضَى عِبْدَهُ إِذَا عَدَدَ ظَنَّنَّ عِبْدِي بِي، إِنَّ ظَنَّنَّ خَيْرًا فَلَهُ، وَإِنْ ظَنَّنَّ شَرًّا فَلَهُ»<sup>(۳)</sup> "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتا ہوں، اب

(۱) "صحیح مسلم" کتاب البرِّ والصلَّة والأدب، ر: ۶۵۶۷، ص-۱۱۲۷.

(۲) پ ۲۳، الزُّمر: ۱۰.

(۳) "صحیح ابنِ جِبَّان" کتابُ الرِّفَاقِ، ر: ۶۴۰، ص-۱۶۰.

چاہے وہ اچھا گمان رکھے یا بُرا"۔ لہذا بندہ مؤمن کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم اور جُود و سخاکی امید رکھے، یہاں تک کہ بندہ مؤمن کو موت بھی اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن رکھے ہوئے ہو، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ»<sup>(۱)</sup> "تم میں سے کسی کو موت آئے تو اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھے ہو"، یعنی اُس کی رَحمت سے پُر امید رہے۔

### عیادتِ مریض کے آداب

عزیز دوستو! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس سچے دین نے ہر معاملے میں اہلِ ایمان کی رہنمائی فرمائی، بیماریوں کی عیادت و مزاج پُرسی حکمِ اسلامی، باعثِ اجر و ثواب، باہمی تعاون اور آخرت کی یاد دہانی ہے، کسی کی عیادت کو جاتے وقت کچھ تحفہ یا کھانے پینے کی فائدہ مند چیز لے جانا چاہیے، عیادت کرنے والا مریض کو حوصلہ دے، اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی آیات سنائے، رَحمت و کرمِ الہی کی باتیں کرے؛ کہ بیماری و دیگر آفات اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہیں، اس سے گناہ مُعاف اور درجات بلند ہوتے ہیں، عیادت کرنے والا مریض کو جلد صحتیابی کی اُمید دلائے، صبر و شکر کی تلقین اور اُس کی جلد صحتیابی کے لیے دعا بھی کرے، اس طرح عیادت سے مریض کو حوصلہ ملتا ہے، عیادت کرنے والے صاحبِ ثروت کو چاہیے کہ غریب و مستحق مریض کے علاجِ مُعالجے میں مالی تعاون بھی کرے۔ بعض مریضوں کی عیادت

(۱) "صحیح مسلم" کتابُ الفتن، ر: ۷۲۲۹، ص ۱۲۴۶۔



سے عبرت بھی حاصل ہوتی ہے، جس سے بندہ رب تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ کر فرمانبرداری والے کاموں کی طرف آجاتا ہے، حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رَحْمَتِ كَوْنَيْنِ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: «عُوذُوا الْمَرِيضَ»<sup>(۱)</sup> "بیمار کی مزان چڑھی کیا کرو"۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، رَحْمَتِ عَالَمِيَانِ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوذُ مُسْلِمًا غُدُوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ»<sup>(۲)</sup> "جب کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرتا ہے، تو شام تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے دعائے رَحْمَتِ کرتے رہتے ہیں، اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رَحْمَتِ طلب کرتے رہتے ہیں، اور عیادت کرنے والے کو جنت میں ایک باغ عطا کیا جائے گا"۔

### مریض کی عبادت

میرے بزرگ و دوستو! نماز دین کا ستون اور ایک اہم ترین رکن ہے، نماز نجات، کامیابی و کامرانی کا اہم ذریعہ ہے، نماز میں مومن اپنے رب کریم سے گویا کہ ہم کلام ہوتا ہے، عفو و مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے، شب و روز میں پانچ ۵ وقت رب

(۱) "صحیح البخاری" کتابُ المَرَضِ، ر: ۵۶۴۹، ص ۱۰۰۰۔

(۲) "جامع الترمذی" أبواب الجنائز، ر: ۹۶۹، ص ۲۳۶۔

کریم کی بارگاہ میں عہد و پیمان کی تجدید کرتا ہے، نماز کسی حال میں مُعاف نہیں، جو کوئی بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قادر نہیں؛ کہ مرض بڑھ جائے گا، یا دیر سے ٹھیک ہوگا، یا ضرر لاحق ہوگا، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر ادا کرے، لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اشارے سے نماز ادا کرے؛ کیونکہ نماز میں سُستی و غفلت دونوں جہاں میں نقصان، رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب، اور دینِ اسلام کو ڈھانے کے مترادف ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ ارشاد فرمایا: «الصَّلَاةُ لِقَوْتِهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِينَ لَهُ، وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ»<sup>(۱)</sup> "پابندی وقت کے ساتھ تمام نمازوں کی ادائیگی، جس نے نماز چھوڑی اُس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔"

اے اللہ! ہمیں صحت و تندرستی اور عافیت والی زندگی عطا فرما، ہر طرح کے امراض، آفات و بلیات سے محفوظ فرما، ہمیں نعمتِ صحت کی حفاظت کرنے، ہمیشہ اپنی عبادت بجالانے، اور مریضوں کی عیادت کی توفیق و ہمت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت اور اخلاص سے بھرپور اطاعت کی

(۱) "شعبُ الإیمان" بابُ فی الصَّلَاة، ر: ۲۸۰۷، ۳ / ۱۰۷۷.

توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ان کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیب کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متحدہ عرب امارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکام امارات کی حفاظت فرما، ان سے وہ کام لے جس میں تیری رضا شامل حال ہو، تمام عالم اسلام کی خیر فرما، آمین یا رب العالمین!۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا ونبینا وحبیبنا وقرۃ  
 أعیننا محمدٍ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین وبارک وسلم، والحمد لله  
 ربّ العالمین!۔